

بتول حضرت فاطمہ کے القاب میں سے ہے

<"xml encoding="UTF-8?">



بتول حضرت فاطمہ کے القاب میں سے ہے۔

عربی زبان میں ایسی خاتون کو بتول کہا جاتا ہے جو حیض کی عادت نہ رکھنے کی وجہ سے دوسری خواتین سے ممتاز ہو۔ حضرت فاطمہ کو بتول کہنے کی اور بھی وجوہات ذکر ہوئی ہیں۔ حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ کے ساتھ شادی کی وجہ سے زوج البتول کے لقب سے ملقب تھے۔

لغوی معنی

بتول لغت میں اس عورت کو کہا جاتا ہے جس نے مادی اور دنیوی خواہشات سے لاتعلقی اختیار کر کے صرف خدا کے ساتھ لو لگائی ہو۔ [1] اسی طرح ازدواجی تعلقات کی طرف رجحان نہ رکھنے والی عورت کو بھی بتول کہا جاتا ہے۔ [2] حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم کو بھی مردوں سے قطع تعلق یا حیض کی عادت نہ رکھنے کی بنا پر بتول کہتے تھے۔ [3] انسان کا خدا کے علاوہ ہر چیز سے قطع تعلق ہو کر اپنے پورے وجود کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا تبتل ہے۔ [4]

حضرت زہراً کو بتول کہنے کی وجہ
اس ضمن میں مختلف اقوال ہیں:

وہ اپنے اعمال، رفتار اور معرفتِ خدا کے لحاظ سے اپنے زمانے کی دوسری خواتین سے برتر اور ممتاز نیز صرف اور صرف خدا کی طرف متوجہ رہتی تھیں۔ [5]

بہت سی روایات کے مطابق حضرت فاطمہؑ کو عورتوں سے مخصوص خون سے پاک ہونے کی وجہ سے بتول کہا جاتا ہے۔ [6][7]

زوج البتول

تفصیلی مضمون: زوج البتول

چونکہ حضرت زہراً، بتول کے لقب سے ملقب تھیں [8]، اس لیے حضرت علی (ع) کو آپ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی وجہ سے زوج البتول کا لقب دیا گیا۔ جنگ نہروان سے واپسی کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے حضرت علیؑ نے اپنے آپ کو اسی لقب سے یاد کیا ہے۔ [9]

حوالہ جات

العين، ج 8، ص 125

العين، ج 8، ص 124؛ ابن منظور، لسان العرب، ج 11، ص 43؛ مجمع البحرين، ج 5، ص 316

ابن منظور، لسان العرب، ج 11، ص 43؛ راغب اصفہانی، المفردات، ج 1، ص 240، علامہ طباطبائی، المیزان، ج 3، ص 206

مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج 25، ص 179

مازندرانی، شرح اصول کافی، ج 5، ص 228؛ مجمع البحرين، ج 5، ص 316؛ مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج 25، ص 179

قندوزی، یناہیج المودہ، ج 2، ص 322؛ مجلسی، بحار الانوار، ج 43، ص 16

نک: شیخ طوسی، امالی، ص 44؛ مجمع البحرين، ج 5، ص 316؛ طبری، دلائل الامامہ، ص 54؛ اربلی، کشف الغمہ، ج 1، ص 464؛ صدوق، معانی الاخبار، ص 64؛ نک: محلاتی، ریاحین الشریعہ، ج 1، ص 18

قمی، بیت الاحزان، ص 23

شیخ صدوق، معانی الاخبار، ص 58

منابع

إربلی، کشف الغمہ، چاپ مکتبہ بنی ہاشمی تبریز، 1381ھ.

راغب اصفہانی، مفردات الفاظ قرآن، ترجمہ: خسروی حسینی سید غلام رضا، انتشارات مرتضوی، تہران، 1375 شمسی.

شیخ صدوق، علل الشرائع، تحقیق: السید محمد صادق بحر العلوم، منشورات المکتبہ الحیدریہ و مطبعته، نجف، 1385ھ/1966ء.

شیخ صدوق، معانی الاخبار، جامعہ مدرسین، قم، 1403ھ.

شیخ طوسی، الأمالی، تحقیق: مؤسسہ البعثہ، دارالثقافہ للطباعہ والنشر والتوزیع، قم، 1414ھ.

طبری، دلائل الإمامہ، دار الذخائر للمطبوعات، قم.

طریحی، فخرالدین، مجمع البحرین، تحقیق: سید احمد حسینی، ناشر: کتاب فروشی مرتضوی، تهران، چ: سوم، 1375 شمسی.

علامه طباطبائی، المیزان، ترجمه: موسوی همدانی سید محمد باقر، ناشر: دفتر انتشارات اسلامی جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، قم، 1374 شمسی.

علامه مجلسی، بحار الانوار، تحقیق: محمد باقر بهبودی، مؤسسه الوفاء، بیروت، 1403 هـ/1983ء.

قمی، شیخ عباس، بیت الاحزان، ترجمه اشتهاردی، قم.

قندوزی، ینابیع المودة لذوی القربی، تحقیق: سید علی جمال أشرف الحسینی، دارالأسوة للطباعة والنشر، 1416 هـ.

کلینی، الکافی، دار الکتب الإسلامیه تهران، 1365 شمسی.

مازندرانی، محمد صالح، شرح أصول الکافی، تحقیق: میرزا أبوالحسن شعرانی، تصحیح: سید علی عاشور، دارإحیاء التراث العربی للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، 1421 هـ/2000ء.

محدث نوری، مستدرک الوسائل، مؤسسه آل البيت علیهم السلام قم، 1408 هـ.

محلّاتی، ذبیح الله، ریاحین الشریعه در ترجمه بانوان دانشمند شیعه، دارالکتب الاسلامیه، طهران.

مکارم شیرازی ناصر، تفسیر نمونه، ناشر: دارالکتب الإسلامیه، تهران، 1374 شمسی.